روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

۱۰

اس ذلّت سے تنگ آ گئی تھی جو اس کا خاوند ایک غلام آزاد کردہ ہے وہ اس غلام سے آزاد ہونے کے بعد اس شہنشاہ کو قبول نہ کرے جس کے پاؤں پر دنیا کے بادشاہ گرتے تھے بلکہ دیکھ کر رعب کو برداشت نہیں کر سکتے تھے چنانچہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ایک ملک کا بادشاہ گرفتار ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش کیا گیا اور وہ ڈر کر بید کی طرح کانپتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس قدر خوف مت کر۔ میں کیا ہوں ایک بڑھیا کا بیٹا ہوں جو باسی گوشت کھایا کرتی تھی سو ایسا **خاوند جو دنیا کا بھی بادشاہ اور آخرت کا بھی بادشاہ ہو وہ اگر فخر کی جگہ نہیں تو اور کون ہو سکتا ہے**۔ اور زینب وہ تھی جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کے ساتھ آپ شادی کی تھی اور آپ کی دست پروردہ تھی اور ایک یتیم لڑکی آپ کے عزیزوں میں سے تھی جس کو آپ نے پالا تھا وہ دیکھتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں عزت کے تخت پر بیٹھی ہیں اور میں ایک غلام کی جورو ہوں اسی وجہ سے دن رات تکرار رہتا تھا۔ اور قرآن شریف بیان فرماتا ہے کہ آنحضرت اس رشتہ سے طبعاً نفرت رکھتے تھے اور روز کی لڑائی دیکھ کر جانتے تھے کہ اس کا انجام ایک دن طلاق ہے چونکہ یہ آیتیں پہلے سے وارد ہو چکی تھیں کہ منہ بولا بیٹا دراصل بیٹا نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے آنحضرت کی فراست اس بات کو جانتی تھی کہ اگر زید نے طلاق دے دی تو غالباً خدا تعالیٰ مجھے اس رشتہ کے لئے حکم کرے گا تا لوگوں کے لئے نمونہ قائم کرے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور یہ قصہ قرآن شریف میں بعینہٖ درج ہے۔

پھر پلید طبع لوگوں نے جن کی بدذاتی ہمیشہ افترا کرنے کی خواہش رکھتی ہے خلاف واقعہ یہ باتیں بنائیں کہ آنحضرت خود زینب کے خواہشمند ہوئے حالانکہ زینب کچھ دور سے نہیں تھی کوئی ایسی عورت نہیں تھی جس کو آنحضرت نے کبھی نہ دیکھا ہو یہ زینب وہی تو تھی جو آنحضرت کے گھر میں آپ کی آنکھوں کے آگے جوان ہوئی اور آپ نے خود نہ کسی اور نے اس کا نکاح اپنے غلام آزاد کردہ سے کر دیا اور یہ نکاح اس کو اور اس کے بھائی کو اوائل میں نامنظور تھا اور آپ نے بہت کوشش کی یہاں تک کہ وہ راضی ہو گئی۔ ناراضگی کی یہی وجہ تھی کہ زید غلام آزاد کردہ تھا۔ پھر یہ کس قدر بے ایمانی

اور بد ذاتی ہے جو واقعات صحیحہ کو چھوڑ کر افترا کئے جائیں قرآن موجود بخاری مسلم موجود ہے نکالو کہاں سے یہ بات نکلتی ہے کہ آنحضرت زینب کے نکاح کو خود اپنے لئے چاہتے تھے۔ کیا ﴿۵۵﴾ آپ نے زید کو کہا تھا کہ تو طلاق دیدے تا میرے نکاح میں آوے بلکہ آپ تو بار بار طلاق دینے سے ہمدردی کے طور پر منع کرتے تھے۔ یہ تو وہ باتیں ہیں جو ہم نے قرآن اور حدیث میں سے لکھی ہیں۔ لیکن اگر کوئی اس کے برخلاف مدعی ہے تو ہماری کتب موصوفہ سے اپنے دعوے کو ثابت کرے۔ ورنہ بے ایمان اور خیانت پیشہ ہے۔ اور یہ بات جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے نکاح پڑھ دیا۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ یہ نکاح میری مرضی کے موافق ہے اور میں نے ہی چاہا ہے کہ ایسا ہو تا مومنوں پر حرج باقی نہ رہے۔

یہ معنے تو نہیں کہ اب زینب کے خلاف مرضی اس پر قبضہ کرلو ظاہر ہے کہ نکاح پڑھنے والے کا یہ منصب تو نہیں ہوتا کہ کسی عورت کو اس کے خلاف مرضی کے مرد کے حوالہ کر دیوے بلکہ وہ تو نکاح پڑھنے میں ان کی مرضی کا تابع ہوتا ہے سو خدا تعالیٰ کا نکاح یہی ہے کہ زینب کے دل کو اس طرف جھکا دیا اور آپ کو فرما دیا کہ ایسا کرنا ہوگا تا امت پر حرج نہ رہے۔ اب بھی اگر کوئی باز نہ آوے تو ہمیں قرآن اور بخاری اور مسلم سے اپنے دعوے کا ثبوت دکھلاوے کیونکہ ہمارے دین کا تمام مدار قرآن شریف پر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث قرآن کی مفسر ہے اور جو قول ان دونوں کے مخالف ہو وہ مردود اور شیطانی قول ہے یوں تو تہمت لگانا سہل ہے۔ مثلاً اگر کسی آریہ کو کوئی کہے کہ تیری والدہ کا تیرے والد سے اصل نکاح نہیں ہوا۔ جبراً اس کو پکڑ لائے تھے اور اس پر کوئی اطمینان بخش ثبوت نہ دے اور مخالفانہ ثبوت کو قبول نہ کرے۔ تو ایسے بدذات کا کیا علاج ہے ایسا ہی وہ شخص بھی اس سے کچھ کم بدذات نہیں جو مقدس اور راستبازوں پر بے ثبوت تہمت لگاتا ہے۔ ایماندار آدمی کا یہ شیوہ ہونا چاہئے

کہ پہلے ان کتابوں کا صحیح صحیح حوالہ دے جو مقبول ہوں اور پھر اعتراض کرے ورنہ ناحق کسی مقدس کی بے عزتی کر کے اپنی ناپاکی فطرت کی ظاہر نہ کرے۔ جب ہم سوچتے ہیں کہ کیوں خدا تعالیٰ کے مقدس اور پیارے بندوں پر ایسے ایسے حرام زادے جو سفلہ طبع دشمن ہیں جھوٹے الزام لگاتے ہیں تو بجز اس کے اور کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے کہ تا نور کے مقابل پر ظلمت کا خبیث مادہ بھی ظاہر ہو جاوے کیونکہ دنیا میں اضداد اضداد سے پہچانی جاتی ہیں۔ اگر رات کا اندھیرا نہ ہوتا تو دن کی روشنی کی خوبی ظاہر نہ ہو سکتی۔ پس خدا تعالیٰ اس طور سے پلید روحوں کو مقابل پر لا کر پاک روح کی پاکیزگی زیادہ صفائی سے کھول دیتا ہے۔ ﴿۵۶﴾

پانچواں اعتراض۔ بھلا اس مسئلہ پر بھی کبھی توجہ فرمائی ہے کہ حضرت رسول خدا محمدؐ صاحب کا اپنی بیوی حضرت عائشہ نو سالہ سے ہم بستر ہونا کیا اولاد پیدا کرنے کی نیت سے تھا۔

اما الجواب۔ یہ اعتراض محض جہالت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ کاش اگر نادان معترض پہلے کسی محقق ڈاکٹر یا طبیب سے پوچھ لیتا تو اس اعتراض کرنے کے وقت بجز اس کے کسی اور نتیجہ کی توقع نہ رکھتا کہ ہر یک حقیقت شناس کی نظر میں نادان اور احمق ثابت ہوگا۔ ڈاکٹر مون صاحب جو علوم طبعی اور طبابت کے ماہر اور انگریزوں میں بہت مشہور محقق ہیں وہ لکھتے ہیں کہ گرم ملکوں میں عورتیں آٹھ یا نو برس کی عمر میں شادی کے لائق ہو جاتی ہیں۔ کتاب موجود ہے تم بھی اسی جگہ ہو اگر طلب حق ہے تو آ کر دیکھ لو۔ اور حال میں ایک ڈاکٹر صاحب جنہوں نے کتاب معدن الحکمت تالیف کی

نوٹ۔ یہ وہی آریہ ہیں جن کے باپ دادے اسلامی بادشاہت کے زمانہ میں اسلام کے امراء کے آگے ہاتھ جوڑتے اور پاؤں پر گرتے تھے کہ حضور ہم وفادار رعیت ہیں اب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں سو ہماری گورنمنٹ انگریزی کے بھی وہ تہ دل سے خیر خواہ نہیں ہو سکتے اسلام کے بادشاہوں نے ان کو وزارت کے عہدے بھی دیدیئے تھے پھر جب ان سے ان کا یہ سلوک ہے جو ان کے ایسے محسن تھے تو پھر ہماری گورنمنٹ کی سخت غلطی ہوگی جو ان احسان فراموشوں پر کوئی زیادہ بھروسہ رکھے گورنمنٹ کو چاہئے کہ اس تجربہ سے فائدہ اٹھاوے جو اسلامی سلطنت کو ان لوگوں کی فطرت کی نسبت ہو چکا ہے۔ **منہ**